© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

از

(جناب الم مظفر نگری)

شعلوں کی ہے نمودِ گل و یاسمن نہیں
آتش بھڑک رہی ہے بہارِ چمن نہیں

بڑھتا ہے ان کا شوقِ جفا ہر جفا کے بعد
پھر بھی کوئی جبینِ وفا پر شکن نہیں

گرمیٔ آفتابِ قیامت بھی خوب ہے
لیکن جوابِ سوزشِ داغِ کہن نہیں

ظاہر نہ جس پہ میرے نشیمن کے ہوں نشاں
ایسی چمن میں ایک بھی شاخِ چمن نہیں

پروانہ گردِ کعبۂ دل محوِ رقص ہے
گرمِ طوافِ شمع سرِ انجمن نہیں

کثرت پرستیوں میں صنمخانے ہیں اس لئے
بت ساز تو بہت ہیں کوئی بت شکن نہیں

چھایا ہوں اس پہ حیرتِ نظارہ بن کے میں
اب تیری انجمن بھی تری انجمن نہیں

پھر بھی زبانِ حال سے کچھ کہہ رہا ہوں میں
گو مجھ کو تیری بزم میں اذنِ سخن نہیں

قیدِ وفا میں ہیں مجھے آزادیاں نصیب
اب میں اسیرِ گردشِ چرخِ کہن نہیں

جس میں خودیٔ عشق کا احساس تک نہ ہو
منظورِ اہلِ درد وہ دیوانہ پن نہیں

ہر ذرے کی زباں پہ انا الحق تو ہے۔ مگر
لب پر کسی کے دعوتِ دار و رسن نہیں

پہنچے گا تا نہ مرکزِ عرفانِ زندگی
جو رازدانِ مرتبۂ علم و فن نہیں

دادِ سخن نہ تجھ کو ملے گی الم یہاں
تیرا کلام درخورِ بزمِ سخن نہیں

© rasailojaraid.com